96977 ـ کنوارہ پن کی مذمت میں وارد سب احادیث باطل ہیں

سوال

برائے مہربانی درج ذیل احادیث کی شرح فرمائیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

" شادی کرو وگرنہ تم شیطان کے بھائیوں میں شمار ہو گے "

اور فرمان ہے:

" نکاح میری سنت ہے جس نے بھی میری سنت سے اعراض اور بےرغبتی کی وہ مجھ میں سے نہیں "

اور ایک روایت ہے:

" کنوارے کی موت سب سے رذیل ترین ہے "

اور کیا یہ احادیث صحیح ہیں یا نہیں، معلومات فراہم کرنے پر آپ کا شکریہ. ؟

پسندیدہ جواب

الحمد للہ.

اول:

صحیح احادیث میں شادی اور نکاح کی رغبت دلائی گی ہے، اور کتاب و سنت میں بھی اس کے شواہد بکثرت موجود ہیں کیونکہ شادی میں ظاہری طور پر فضیلت اور بہت سارے محاسن و اوصاف پائے جاتے ہیں، اس کی تفصیل اور شرح ہماری اسی ویب سائٹ پر بہت سارے سوالات کے جوابات میں بیان ہو چکی ہے.

آپ سے گزارش ہے کہ اس سلسلہ میں آپ سوال نمبر (5511) اور (34652) کے جوابات کا مطالعہ ضرور کریں.

شادی کی ترغیب میں وارد احادیث میں صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث بھی شامل ہے:

انس بن مالک رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ:

" تین آدمی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر آئے اور انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق دریافت کیا، اور جب انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت کے متعلق بتایا گیا تو گویا انہوں نے اسے کم سمجھا اور وہ کہنے لگے:

کہاں ہم اور کہاں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے تو اگلے پچھلےسب گناہ معاف کر دیے گئے ہیں.

ان میں سے ایك کہنے لگا: میں ساری رات نماز ادا کرتا رہوں گا.

اور دوسرا کہنے لگا: میں ہمیشہ روزے ہی رکھوں گا اور چھوڑوں گا نہیں.

اور تیسرا کہنے لگا: میں عورتوں سے علیحدگی اختیار کرتے ہوئے کبھی شادی نہیں کرونگا.

چنانچہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ان کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: کیا تم نے ایسی ایسی باتیں کی ہیں !!

اللہ کی قسم میں تم میں سب سے زیادہ خشیت الہی رکھتا ہوں، اور تم سب سے زیادہ اللہ کا تقوی اختیار کرنے والا ہوں، لیکن میں روزہ رکھتا بھی ہوں اور روزہ چھوڑتا بھی ہوں، اور نماز بھی ادا کرتا ہوں اور رات کو سوتا بھی ہوں، اور میں نے عورتوں سے شادی بھی کی ہے، چنانچہ جو کوئی بھی میری سنت اور طریقہ سے بے رغبتی کریگا وہ مجھ میں سے نہیں "

صحیح بخاری حدیث نمبر (5063) صحیح مسلم حدیث نمبر (1401).

لیکن یہ حدیث کنوارے رہنے مطلقا شادی نہ کرنے کی مذمت میں دلیل نہیں بن سکتی، لیکن جب رہبانیت اور اللہ کا قرب حاصل کرنے کے لیے شادی نہ کی جائے اور یہ سمجھا جائے کہ ایسا کرنے سے اللہ کا قرب حاصل ہوتا ہے، اور یہ گمان و اعتقاد رکھا جائے کہ شادی ترک کرنا اللہ کے قرب کا باعث ہے، اور کنوارہ شخص شادی شدہ شخص سے افضل ہے، تو اس صورت میں یہ حدیث اسے شامل ہو گی اور وہ ان افراد میں شامل ہو گا جن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے برات کا اظہار کیا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کا کہنا ہے:

" السنۃ " سے وہ طریقہ مراد ہے، نہ کہ وہ جو فرض کے مقابلہ میں ہے، اور کسی چیز سے بےرغبتی کرنا اس سے اعراض برتنے کے مترداف ہے، اور اس سے مراد یہ ہے کہ:

" جس کسی نے بھی میرا طریقہ ترک کیا اور کسی دوسرے کا طریقہ اختیار کیا تو وہ مجھ میں سے نہیں ہے، اور وہ اس طرح رہبانیت کی راہ کی طرف چل رہا ہے، کیونکہ انہوں نے ہی تشدید کی بدعت ایجاد کی ہے جیسا کہ اللہ سبحانہ و تعالی نے ان کا وصف بیان کیا ہے، اور ان پر عیب لگایا ہے کہ انہوں نے جس چیز کے التزام کرنے کا کہا اس کی وفا نہیں کی.

اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا طریقہ تو یکسو اور صاف و اضح ہے، لہذا روزہ افطار اس لیے کیا جاتا ہے کہ تا کہ روزہ رکھنے کے لیے قوت حاصل کی جائے، اور سونا اس لیے ہے کہ تا کہ رات کو قیام کی استطاعت پیدا ہو، اور شادی اس لیے کی جاتی ہے کہ شہوت کو توڑا جائے، اور نفس میں عفت و عصمت پیدا ہو، اور نسل میں کثرت پیدا ہو.

قولہ:

" تو وہ مجھ میں سے نہیں "

اگر تو وہ بے رغبتی تاویل کی ایک قسم ہو تو اس شخص کو معذور خیال کیا جائیگا، تو یہاں معنی یہ ہو گا کہ وہ مجھ میں سے نہیں یعنی وہ میرے طریقہ پر نہیں ہے، اور اس سے خروج ملت لازم نہیں.

اور اگر وہ اعراض و بے رغبتی اور حد سے تجاوز کرنا اس اعتقاد کی طرف لے جائے کہ اس کا عمل راجح ہے تو " فلیس منی " کا معنی یہ ہوگا کہ وہ میری ملت پر نہیں؛ ایسا اعتقاد رکھنا کفر کی ایک قسم ہے.

اور حدیث میں نکاح کی فضیلت اور نکاح کی رغبت دلائی گئی ہے " انتہی

دیکھیں: فتح الباری (9 / 105 - 106).

لہذا اس حدیث میں مطلق طور پر کنوارہ رہنے کی کوئی مذمت نہیں ہے، اور خاص کر اگر کسی ضرورت یا نکاح میں رغبت نہ ہونے یا کسی بیماری وغیرہ کی بنا پر ہو.

اور پھر شریعت اسلامیہ کسی ایسے شخص کی مذمت کیسے کر سکتی ہے جو شخص مذمت کا مستحق ہی نہ ہو، اور ایسے شخص کی مذمت کیسے کر سکتی ہے جو بیوی کے ساتھ رہ ہی نہ سکتا ہو کہ وہ ایک دوسرے سے مانوس ہو کر رہیں!!

عجیب بات تو یہ ہے کہ کچھ کذاب اور جھوٹے افراد نے ان افراد کی مناقضت اور مخالفت کرنے کی کوشش کی ہے جو مطلقا کنوارہ رہنے کی مذمت کرتے ہیں، اس لیے ان افراد نے کنوارہ رہنے کی مدح ثنائی کرنے والی احادیث وضع کر لیں، اور اس سلسلہ میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ جھوٹ لگایا.

حتی کہ ابن قیم رحمہ اللہ اس کے بارہ میں لکھتے ہیں:

" کنوارہ رہنے کی مدح میں جتنی بھی احادیث ہیں وہ سب باطل ہیں " انتہی

دیکھیں: المنار المنفیف (177).

اس طرح آپ کو یہ علم ہو چکا ہے کہ کنوارہ رہنے کی مذمت اس کی مدح میں کوئی حدیث صحیح نہیں، بلکہ جس حدیث میں بھی کنوارہ رہنے کی مدح یا مذمت ہے وہ سب یا تو باطل ہیں یا پھر منکر.

علماء کرام نے ان احادیث کو جمع بھی کیا ہے اور ان کی تحقیق بھی کی ہے لیکن اس میں سے کوئی بھی حدیث صحیح نہیں پائی.

امام سخاوی رحمہ اللہ کنوارہ رہنے کی مذمت میں کچھ احادیث بیان کرنے کے بعد کہتے ہیں:

" اس کے علاوہ اور بھی احادیث ہیں لیکن وہ بھی ضعف اور اضطراب سے خالی نہیں، لیکن ان پر موضوع ہونے کا حکم نہیں لگایا جا سکتا " انتہی

دیکھیں: المقاصد الحسنۃ (135).

اور تذکرۃ الموضوعات میں بھی کچھ اس طرح کی کلام پائی جاتی ہے.

دیکھیں: تذکرۃ الموضوعات (125).

دوم:

اور یہ حدیث:

" تم شادی کرو وگرنہ تم شیطان کے بھائی ہو "

اور " تمہارے فوت شدگان میں سب سے رذیل اور ذلیل ترین کنوارے ہیں "

کے متعلق عرض ہے کہ: یہ دونوں احادیث عکاف بن وداعۃ الھلالی کی احادیث میں سے ہیں، اور یہ جتنے بھی طریق سے بیان ہوئی ہیں سب ضعیف ہیں.

ان کے متعلق حافظ ابن حجر رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" مذکورہ سب طرق ضعف اور اضطراب سے خالی نہیں " انتہی

دیکھیں: الاصابۃ (4 / 536).

اور تعجیل المنفعۃ میں درج ہے:

" اس کا کوئی بھی طریق ضعف سے خالی نہیں " انتہی

دیکھیں: تعجیل المنفعۃ (2 / 20).

اور ابن الجوزی رحمہ اللہ کہتے ہیں:

" یہ حدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے صحیح ثابت نہیں.... محدثین کا کہنا ہے کہ اس سلسلہ میں کچھ بھی صحیح نہیں " انتہی

دیکھیں: العلل المتناهية (2 / 609).

اور البوصیری رحمہ اللہ اس پر حکم لگاتے ہوئے کہتے ہیں:

" اس کی ساری اسانید ضعیف ہیں " انتہی

دیکھیں: اتحاف الخيرة المهرة.

اور علامہ البانی رحمہ اللہ اس پر منکر ہونے کا حکم لگاتے ہیں.

اس کے سب طرق مضطرب ہیں، یہ سب مکحول دمشقی پر جا کر جمع ہو جاتے ہیں، یہ شخص اہل شام کا فقیہ اور ثقہ ہے" تهذيب التهذيب (10 / 292) لیکن ضعف اس تك پہنچنے والی سند میں ہے، یا پھر اس شیخ اور استاد میں جس سے اس نے حدیث لی ہے:

1 ـ یہ روایت برد بن سنان ـ یہ ثقہ ہے ـ راوی سے مروی ہے جو مکحول عن عطیہ بن بسر الھلالی عکاف بن واداعۃ الھلالی کے طریق سے ہے اس کے الفاظ درج ذیل ہیں:

" وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ آیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اے عکاف کیا تیری بیوی ہے ؟

اس نے عرض کیا نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

کیا تیری کوئی لونڈی بھی ہے ؟

اس نے عرض کیا: نہیں.

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

اور تم صحیح و تندرست اور مالدار بھی ہو ؟

تو اس نے عرض کیا: جی ہاں.

چنانچہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: پھر تو تم شیطان کے بھائی ہو، اگر تم نصاری کے راہبوں میں سے ہو تو جاؤ ان کے ساتھ ملو، اور اگر تم ہم میں سے ہو، تو اے ابن وداعۃ نکاح ہماری سنت ہے!

یقینا تم میں سے شریر ترین کنوارے لوگ ہیں، اے ابت وداعۃ تمہارے فوت شدگان میں سے رذیل ترین کنوارے افراد ہیں! ......

اے ابن وداعۃ اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، نیك و صالح مرد و عورت کے لیے شیطان کا سب سے زیادہ سخت اسلحہ نکاح ترك کرنے کے علاوہ کوئی اور نہیں.

یہ تو ایوب اور داود اور یوسف اور کرسف والیاں ہیں، اس نے عرض کیا: میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں کرسف کیا ہے ؟

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایك اللہ کا بندہ ہے جو پانچ سو برس ۔ اور بعض کہتے ہیں تین سو برس ۔ سے ساحل سمندر پر رات کو قیام اور دن کو روزہ رکھ رہا ہے، اس کے پاس سے ایك عورت گزری جو اسے پسند آ گئی اور اس نے اسے فتنہ میں ڈال دیا، اور وہ اپنے رب کی عبادت چھوڑ کر اپنے رب سے کفر کرنے لگا، اللہ عزوجل نے اس کی پچھلی نیکیوں کی وجہ سے اس کا تدارك کرتے ہوئے اسے بخش دیا.

اس نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں میری شادی کر دیں:

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں نے زینب بنت کلثوم الحمیریہ کی شادی تیرے ساتھ اللہ کے نام و برکت سے کر دی "

اسے عقیلی نے ضعفاء الکبیر (3 / 356) اور ابن قانع نے معجم الصحابہ (1274) میں روایت کیا ہے.

اس روایت کی علت عطیہ بن بسر میں ہے، عقیلی کہتے ہیں کہ لا یتابع علیہ، پھر انہوں نے اس قول کو امام بخاری کی

طرف منسوب کیا ہے کہ: عطیہ بن بسر عن عکاف بن وداعة کی حدیث نہیں ہے.

اور ابن حبان نے الثقات (5 / 261) میں کہا ہے کہ: عطیہ بن بسر اہل شام میں سے ہے، اور اس کی احادیث شامیوں میں ہیں اس سے مکحول نے شادی کے بارہ میں منکر متن روایت کیا ہے اور اس کی سند مقلوب ہے " انتہی

دیکھیں: السلسلة الاحادیث الضعیفة (2511) اور (6053).

2 ۔ اور محمد بن راشد کے طریق سے عن مکحول عن ابی ذر سے بھی اسی طرح کی روایت ہے لیکن اس کے الفاظ یہ ہیں:

" شادی کر لو وگرنہ تم مذبذبین میں سے ہو "

اسے عبد الرزاق نے المصنف (6 / 171) (10387) اور مسند احمد (5 / 163) اور ابن الجوزی نے العلل المتناھیة (2 / 118) میں نقل کیا ہے.

اس کی علت یہ ہے کہ مکحول کا شیخ اور استاد مجھول ہے جو کہ عطیہ بن بسر الھلالی ہے جو دوسری روایت میں مذکور ہے.

لیکن محمد بن راشد کے بارہ میں ائمہ کی کلام صحیح ہے اور اسے ثقہ کہا ہے، دیکھیں: تھذیب التھذیب (9 / 160).

3 ۔ معاویہ بن یحیی عن سلمان بن موسی عن مکحول عن غفیف بن الحارث عن عطیہ بن بسر المازنی کے طریق سے ہے.

اسے ابن ابی العاصم نے الآحاد و المثانی (4 / 195) میں اور ابو یعلی نے مسند ابو یعلی (12 / 260) میں اور بحشل نے تاریخ واسط (201) میں اور ابن حبان نے المجروحین (3 / 3) میں اور طبرانی نے المعجم الکبیر (18 / 85 ۔ 86) میں اور العقیلی نے الضعفاء الکبیر (3 / 356) میں اور بیہقی نے شعب الایمان (4 / 381) میں اور ابن اثیر نے اسد الغابة (4 / 43) میں نقل کی ہے.

اور ابو نعیم کے ہاں معجم الصحابة (4961) میں اس سے ذرا مختلف ہے، لیکن اس کی علت ایك ہی ہے وہ یہ کہ معاویہ بن یحي الصدفی ہی ہے تھذیب التھذیب (10 / 220) میں درج ہے:

ابن معین کہتے ہیں ھالك لیس بشیئ، اور ابو زرعہ کہتے ہیں یہ قوی نہیں، اس کی احادیث ایسے ہیں کہ یہ مقلوب ہیں.

اور ابن ابی حاتم اسے ضعیف الحدیث اور اس کی حدیث میں انکار کہتے ہیں.

اور ابو داود اسے ضعیف کہتے ہیں، اور نسائی نے بھی اسے ضعیف کہا ہے، اور ابو احمد بن عدی کہتے ہیں: اس کی عام روایات میں نظر ہے.

اور ابن حبان نے المجروحین (2 / 335) میں کہا ہے: اس میں میں معاویہ بن یحیی بہت زیادہ منکر الحدیث ہے، اس کا حافظہ خراب ہو گیا تھا اور جو کچھ اس نے سنا ہے اس میں وہم بیان کرتا ہے " انتہی

اور دار قطنی نے بھی التعلیقات علی المجروحین (255) اور زیلعی نے تخریج الکشاف (2 / 439) میں اور الھیثمی نے المجمع الزوائد (4 / 253) میں بھی یہی علت بیان کی ہے.

حاصل یہ ہوا کہ اس حدیث کے سارے طرق واہی اور ساقط ہیں، اور ایک دوسرے کی تقویت نہیں کرتے، کیونکہ اس میں نکارت و اضطراب پایا جاتا ہے، اور متن بھی منکر ہے جیسا کہ اوپر بیان ہو چکا ہے.

سوم:

یہ حدیث:

" نکاح میری سنت ہے اور جس نے بھی میری سنت سے بے رغبتی کی تو وہ مجھ میں سے نہیں "

اس کے الفاظ وہی ہیں جو ابن ماجہ نے سنن ابن ماجہ میں عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیے ہیں کہ:

" نکاح میری سنت ہے، جو میری سنت اور طریقہ پر عمل نہیں کرتا وہ میری مجھ میں سے نہیں، اور تم شادی کرو کیونکہ میں تمہارے ساتھ دوسری امتوں پر کثرت سے فخر کرونگا، اور جو مالدار ہے وہ شادی کرے، اور جس کے پاس مال نہیں تو وہ روزے رکھے، کیونکہ روزہ اس کے لیے ڈھال ہے "

سنن ابن ماجۃ حدیث نمبر (1846).

اس کی سند میں عیسی بن میمون راوی ضعیف ہے، امام بخاری رحمہ اللہ اسے منکر الحدیث کہتے ہیں، اور ابن معین نے اس کی حدیث کو لیس بشیئ کہا ہے "

دیکھیں: میزان الاعتدال (4 / 245 - 246).

اسی لیے بوصیری رحمہ اللہ نے عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا کی سابقہ حدیث کی تخریج میں کہا ہے: اس کی سند ضعیف ہے، کیونکہ عیسی بن میمون المدینی کے ضعف پر اتفاق ہے، لیکن اس حدیث کا صحیح شاہد موجود ہے " اھ

مزید دیکھیں: السلسلۃ الاحادیث الصحیحۃ (2383).

والله اعلم.